قدرتی آفات ، احکام الٰھی سے روگردانی کی سزا

آپ ﷺ نے فرمایا ’’جب میری امت میں 15 خصلتیں پیدا ہوجائیں تو اس پر مصیبتیں نازل ہونا شروع ہوجائیں گی ، جب ایسا ہو تو لوگوں کو چاہئے کہ ہر وقت عذاب الٰہی کا انتظار کریں‘‘

بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کے دین میں تحریف کی تھی ہم بھی ان سے پیچھے نہیں ہیں۔ ہمارے ہاں ایک گروہ نے ختم نبوت کا انکار کیا تو وہ اس ملک کے اہم ترین عہدوں اور مناصب پر فائز ہیں۔ دوسرا گمراہ فرقہ کوئی قرآنی آیات کی غلط تاویلات کرتا ہے، کسی نے قبروں کو عبادت گاہ بنایا ہوا ہے، کوئی انکارِ حدیث پر مصر ہے اور ہمارا تجدد پسند مغربی تہذیب کا دلدادہ طبقہ حدود و تعزیرات پر معترض ہے، کبھی زنا کی سزا پر اعتراض کرتے ہیں اور کبھی برقع اور داڑھی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ بنی اسرائیل اگر خائن تھے تو ہم نے خیانتوں کے بھی انبار لگا دیئے ہیں اور ہر شعبے میں تاریخ انسانی میں ہمارا کوئی ثانی نہیں۔

جو لوگ بد دیانتی سے جعلی ڈگریاں حاصل کر کے قانون ساز اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں ان سے حق و انصاف کی توقع رکھنا عبث ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ’’قیامت کے دن ہر دھوکے باز کیلئے ایک جھنڈا ہوگا ، جس قدر اس نے دھوکا کیا ہوگا اسی قدر اس کا جھنڈا بلند ہوگا اور فرمایا بدترین دھوکے باز وہ ہے جو اپنی قوم کے ساتھ دھوکا کرتا ہے‘‘

المائدہ کی 14 ویں آیت میں بنی اسرائیل کے دوسرے گروہ نصاریٰ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سزا ملی یعنی ان کے دلوں میں باہم بغض و عداوت ڈال دی گئی اور ایک دوسرے کا ناحق خون بہاتے تھے یہ بھی اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو توڑنے کا نتیجہ تھا، ہم بھی اس سزا سے دوچار ہیں۔ آج ہمارے ملک میں نسلی اور لسانی گروہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔ مذہبی اور مسلکی نفرت بھی موجود ہے اور فوج کے ساتھ سویلین کی لڑائی بھی جاری ہے، بقول حبیب جالب :

محبت گولیوں سے بو رہے ہو

وطن کا چہرہ خوں سے دھو رہے ہو

گماں تم کو کہ رستہ کٹ رہا ہے

یقیں مجھ کو کہ منزل کھو رہے ہو

کفر کا معاشرہ تو پھل پھول سکتا ہے لیکن ظلم کا معاشرہ باقی نہیں رہ سکتا۔ ہم ظلم کا معاشرہ بن چکے ہیں۔ دوسری بات ہمارا اخلاقی زوال اور انسانی اقدار کی پامالی یہ وہ ناسور ہے جو اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دیتا ہے۔

ہم اخلاقی زوال کی انتہا کی طرف جا رہے ہیں۔ جھوٹ اور بدعہدی ، بددیانتی اور دھوکہ بازی، لوٹ کھسوٹ اور ذخیرہ اندوزی ، بے حیائی اور فحاشی ، حرمتوں کی پامالی ، بدامنی اور ناانصافی ، حرام خوری ، سود اور رشوت ، زنا اور شراب ، ہر شعبۂ زندگی میں میرٹ کی پامالی ، ملکی وسائل کی بربادی ، ظلم اور ناانصافی ہماری شناخت بنتی جا رہی ہے۔ کیا فسق و فجور کی ایسی صورتحال میں ہم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے مستحق

ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ ارشاد ربانی ہے ''اگر بستیوں کے رہنے والے ایمان اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم آسمان اور زمین سے ان پر اپنی برکتیں نازل کرتے'' (الاعراف 96)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا ''لوگو! اس وقت تمہارا کیا ہوگا جب تمہاری عورتیں حدود سے نکل جائیں گی، تمہارے نوجوان نافرمان ہوجائیں گے اور تم جہاد چھوڑ دو گے'' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس سے بھی بڑھ کر ہوگا'' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اس سے بڑھ کر کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''اس وقت تمہارا کیا ہوگا جب تم امر بالمعروف اور نہی المنکر (نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا جو اس امت کا فرضِ منصبی ہے) چھوڑ دو گے'' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا نبی ﷺ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس سے بھی بڑھ کر ہوگا'' صحابہؓ نے عرض کیا اس سے بڑھ کر کیا ہونیوالا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم معروف کو منکر اور منکر کو معروف سمجھنے لگو گے'' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ایسا دن بھی آنیوالا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی ذات کی قسم جب ایسی صورتحال ہوجائیگی تو میں ان کیلئے ایسا فتنہ پیدا کرونگا جس میں صاحبانِ عقل و دانش حیران و ششدر رہ جائیں گے'' (رواہ ابن ابی الدنیا)

نبی اکرم ﷺ نے نورِ نبوت کی روشنی میں 14 صدیاں قبل جن حالات کی پیشگوئی فرمائی تھی اور آپ ﷺ کے ساتھی حیرت اور تعجب کے ساتھ تشویش کا اظہار کررہے تھے، آج مملکت خداداد پاکستان میں ان سارے مناظر کو کھلی آنکھ سے دیکھا جاسکتا ہے۔ ہماری عورتیں گلیوں اور بازاروں میں پوری طرح بن سنور کر نیم عریاں لباس میں نظر آ رہی ہیں۔ ٹی وی، انٹرنیٹ اور اشتہارات نے رہی سہی کسر بھی نکال دی ہے۔ ہمارے نوجوانوں کی اکثریت ایمان اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے عاری لغویات اور فضولیات میں مشغول، خواہشات نفس اور دولت کے نشے میں چور مقصد حیات سے غافل ہے۔ ہمارے ملک میں نیکی اور نیکوکار منہ چھپائے پھرتے ہیں جبکہ بدی اور شر ہر طرف پھیل رہا ہے، منکرات کا ارتکاب کرنیوالے اللہ تعالیٰ سے شرماتے ہیں نہ ہی مخلوق سے ان کو شرم آتی ہے۔

امام ترمذیؒ نے حضرت علیؓ سے روایت بیان کی ہے، نبی ﷺ فرماتے ہیں ''جب میری امت میں 15 خصلتیں پیدا ہوجائیں تو اس پر مصیبتیں نازل ہونا شروع ہوجائیں گی، وہ خصلتیں درجِ ذیل ہیں:

1۔ جب سرکاری مال ذاتی ملکیت بنالیا جائے۔

2۔ امانت کو مال غنیمت سمجھ لیا جائے۔

3۔ زکاۃ جرمانہ محسوس ہونے لگے۔

4۔ شوہر بیوی کی اطاعت کرنے لگے۔

5۔ ماں باپ کی نافرمانی ہونے لگے۔

6۔ آدمی دوستوں سے بھلائی کرنے لگے۔

7۔باپ پر ظلم اور زیادتی کرنے لگے۔

8۔مساجد میں شور مچایا جانے لگے۔

9۔قوم کا ذلیل ترین فرد لیڈر بن جائے۔

10۔آدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کی وجہ سے ہونے لگے۔

11۔نشہ آور اشیاء کھلم کھلا استعمال ہونے لگے۔

12۔مرد ریشم پہننے لگے۔

13۔آلاتِ موسیقی عام ہو جائے۔

14۔گانے والی لڑکیاں فراہم کی جانے لگیں اور

15۔اسلاف کو برا بھلا کہا جانے لگے۔

آپ ﷺ نے فرمایا جب ایسا ہو تو لوگوں کو چاہیئے کہ ہر وقت عذاب الٰہی کا انتظار کریں۔خواہ وہ عذاب سرخ آندھی کی شکل میں آئے یا زلزلے کی صورت میں یا اصحاب سبت کی طرح صورتیں مسخ ہونے کی شکل میں‘‘

محترم قارئین!اس حدیث مبارکہ کے ایک ایک جملے کو غور سے پڑھئے پھر اپنے ملک اور معاشرے کا جائزہ لیتے جایئے کہ وہ کونسا جرم ہے جس کی نشاندہی نبی کریم ﷺ نے کی ہے اور وہ جرم ہم نے آج تک نہ کیا ہو؟ پھر بھی ہم کہتے ہیں کہ زلزلے اور سیلاب کیوں آتے ہیں؟ کئی محفلوں میں لوگوں کو کہتے سنا کہ بارش تو اس سے پہلے بھی ہوتی تھی لیکن اتنا پانی کہاں سے آیا؟ سمجھ میں نہیں آتا۔بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا تو وہ جہاں پانی رکھتے اس میں مینڈک پیدا ہو جاتے تھے،ساری فصلوں اور باغات کو ٹڈی دل تباہ کر دیتے تھے،کپڑوں اور جسموں سے جوئیں گرتی تھیں،بستر اور بچھونے کھٹملوں کا مسکن بن گئے تھے۔کھانے پینے کی چیزیں خون آلود ہو جاتی تھیں اور لوگ باہمی جنگ وجدال میں بھی مبتلا تھے۔یہ سب مصیبت کہاں سے نازل ہوتی تھیں۔ان کو بھیجنے والا وہی قادر و قیوم رب ہے جس کی نافرمانیوں کا یہ وبال تھا۔آج بھی زلزلے اور سیلاب اسی کے حکم سے ہمارے سیاہ کرتوتوں کی وجہ سے آ رہے ہیں۔پس چہ باید کرد؟

ذیل میں قرآن وسنت کی روشنی میں 4 نکاتی لائحہ عمل پیش کیا جاتا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنی تقدیر بھی بدل سکتے ہیں اور جس کشتی میں ہم سوار ہیں اس کو داخلی انتشار اور خارجی مشکلات کے بھنور سے بھی نکال سکتے ہیں (انشاءاللہ تعالیٰ):

☆ سچی توبہ:

سب سے پہلے ہم میں ہر ایک اپنے مالک حقیقی کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرے،سابقہ گناہوں پر ندامت اور شرمندگی کے احساس کے ساتھ آئندہ گناہوں سے بچنے کا پختہ عزم اور نبی ﷺ کی ہدایات کے مطابق زندگی بسر کرنے اور صراط مستقیم پر چلنے کی عملی کوشش شروع کردے۔

☆ رجوع الی القرآن والسنہ:

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ ''میں تمہارے لئے 2 چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان کو مضبوطی سے تھام لوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری سنت'' ہدایت اور رہنمائی کے یہ 2 ماخذ ہیں جن کی طرف رجوع کئے بغیر گزشتہ غلطیوں کی تلافی ہوسکتی ہے اور نہ ہی آئندہ اصلاح کی طرف پیشقدمی۔ امام مالکؒ کا فرمان ہے ''اس امت کے آخری دور میں جو بگاڑ اور فساد پیدا ہوگا اس کی اصلاح بھی اسی چیز سے ہوگی جس سے اس کی ابتدائی دور کی اصلاح ہوئی تھی اور وہ چیز ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور نبی ﷺ کا راستہ اور طریقہ یعنی حضور ﷺ کی سنت۔

☆ایمان، اتحاد اور تنظیم:

ہم سب اپنے ایمان کی تجدید کریں، سچے دل سے کلمہ شہادت پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا دل میں پختہ یقین پیدا کریں اور صرف اسی کی ذات پر بھروسہ رکھیں، اس کے تمام احکامات کے سامنے سر اطاعت خم کردیں۔ پھر اس ایمان کی بنیاد پر اسلامی اخوت کی لڑی میں ہار کے دانوں کی طرح ایک دوسرے سے جڑ جائیں بلکہ دیوار کی اینٹوں کی مانند ایک دوسرے کی تقویت کے ذریعے سیسہ پلائی دیوار بن جائیں جیسے تحریک آزادی کے موقع پر تھے۔ مسلک اور سیاست کے اختلافات، نسلی اور لسانی عصبیتیں کسی بھی قوم کی ہلاکت خیزی اور بربادی کے بنیادی اسباب ہیں۔ ان سے نجات حاصل کئے بغیر ترقی اور اصلاح کے زینے پر ایک قدم بھی آگے بڑھنا ممکن نہیں۔ ہماری اولین شناخت اسلام اور مسلمان اور دوسری پہچان پاکستانی اور پاکستان ہے۔ اگر پاکستان کا ہر شہری اسلامی شناخت کے مطابق اپنی تصویر درست کرلے تو ہم باہم مل کر وطن عزیز کے چہرے پر لگے داغ دھبے دور کرسکتے ہیں۔ آپ نے وہ کہاوت تو سنی ہوگی: ایک شخص دفتری کام میں مشغول تھا، ساتھ بیٹھا اس کا بیٹا اسے بار بار پریشان کر رہا تھا، اس کے پاس ایک اخبار پڑا تھا جس پر کسی ملک کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ اس نے اخبار کے ٹکڑے کرکے لڑکے کے سامنے ڈال دیئے اور اس سے کہا بیٹا اس ملک کا نقشہ درست کردو تاکہ بیٹا اس طرف مشغول رہے اور وہ سکون سے اپنا کام کرسکے۔ بیٹے نے چند ہی منٹ میں نقشہ جوڑ کر باپ کے سامنے رکھ دیا، باپ نے حیرت سے پوچھا تم نے اتنی جلدی یہ نقشہ کیسے درست جوڑ دیا۔ بیٹے نے جواب دیا ابو اس کی دوسری طرف ایک آدمی کی بڑی تصویر تھی میں نے وہ تصویر صحیح جوڑ دی تو ملک کا نقشہ خودبخود درست ہوگیا۔

اس مثال یا کہاوت سے جو بات سمجھانا مقصود ہے وہ یہ کہ اگر ہمارا ہر مرد وعورت اپنی تصویر اسلامی تعلیمات کے مطابق بنا دے تو ہمارے ملک کا نقشہ خودبخود درست ہوجائیگا۔ یاد رکھئے دنیا کا مشکل ترین کام اپنی اصلاح اور انسان کی کردار سازی کا کام ہے، جو افراد یا قوم یہ بھاری پتھر اٹھانے کیلئے تیار نہ ہوں تو وہ دنیا میں کسی عزت کے مستحق بن سکتے ہیں اور نہ ہی آخرت میں فلاح پاسکتے ہیں، ارشاد ربانی کا مفہوم ہے ''یقیناً جو لوگ اپنے آپ کو تبدیل کرنے کیلئے تیار نہ ہوں اللہ تعالیٰ ان کی حالت کو کبھی بھی نہیں بدلتا''

☆منظّم جدوجہد:

کسی بھی مقصد کے حصول کیلئے تنظیم ناگزیر ہے۔ تحریک آزادی کے موقع پر اگر مسلمان منظّم نہ ہوتے تو ہم کبھی بھی آزادی حاصل نہیں کرسکتے تھے۔ برصغیر کے مسلمانوں نے باہمی اتحاد اور منظّم جدوجہد سے مالی اور جانی قربانیاں پیش کیں تو ان کو اللہ تعالیٰ کی تائید بھی

حاصل ہوئی اور پاکستان معرض وجود میں آیا۔ اب یہ ملک جن خطرات سے دوچار ہے ان کی بیخ کنی اور اس کی نظریاتی اور جغرافیائی حدود کی حفاظت کے لئے پہلے سے زیادہ نظم وضبط اور اتحاد و یکجہتی کی ضرورت ہے۔ ہماری منظّم جدوجہد کا ایک ہی ہدف ہو کہ ہم نے بدکردار اور خائن حکمرانوں سے نجات حاصل کر کے اس گلے سڑے ظالمانہ نظام کو دریا برد کرنے کے بعد صالح قیادت کی رہنمائی میں پاکستان کو اسلامی ریاست کے سانچے میں ڈھال کر اس کی نظریاتی منزل کو حاصل کرنا ہے۔ ایک نظریاتی ریاست اپنے نظریئے سے ہم آہنگ ہوئے بغیر اپنے وجود کو کبھی برقرار نہیں رکھ سکتی۔ خلافت عثمانیہ کی عظیم ریاست جب اپنی اصل شناخت کھو بیٹی تو وہ ٹوٹ پھوٹ کر بکھر گئی۔ پاکستان بھی ٹوٹ کر 2 حصے ہو گیا۔ ہمارے دانشوروں کو سوچنا چاہیئے کہ کوریا تقسیم ہو کر جنوبی اور شمالی کوریا بن گیا۔ جرمنی بھی مشرقی اور مغربی حصوں میں تقسیم ہو گیا اور بھی مثالیں موجود ہیں لیکن پاکستان ٹوٹ کر ایک حصے میں اپنی اسلامی شناخت ہی سے محروم کیوں ہو گیا؟ اگر ہم موجودہ پاکستان کو اس کے نظریے سے ہم آہنگ نہ کر سکے تو دوسری تدبیریں اس کی حفاظت کا ذریعہ ہرگز نہیں بن سکیں گی اس دعوے کی دلیل میں قرآن سے بہت سی آیات پیش کی جا سکتی ہیں۔ میں صرف سورہ نور کی آیت 55 کے ترجمے پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

’’تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائیگا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو بنایا تھا اور یقیناً ان کیلئے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دیگا جیسے وہ ان کیلئے پسند کر چکا ہے اور ان کے اس خوف وخطر کو وہ حالت امن سے بدل دیگا (بشرطیکہ) وہ صرف میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے، اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں یقیناً وہ فاسق ہیں‘‘